www.SirateMustaqeem.net

باب نمبر 25

اسلام کو درپیش چیلنجز

کا ادراک اور ان کا حل

ازافادات

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

www.SirateMustaqeem.net

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

اسلام کو درپیش چیلنجز کا ادراک اور ان کا حل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ عَالِمًا حَیًّا قَیُّوْمًا سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ اَرْسَلَهٗ کَافَّةً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ کَثِیْرًا کَثِیْرًا

اَمَّابَعْدُ.

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَ لَوْکَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ.

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمَ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وعَمَّ نَوَالُہٗ وَاَعْظَمُ شَانُہٗ وَاَتَمُّ بُرْھَانُہٗ کی حمد وثنا اور حضور پر نُور شافع یوم النشور دستگیرِ جہاں غمگسارِ زماں سیّدِ سروراں حامیٔ بیکساں شافع محشر مالکِ کوثر محبوبِ دلبر احمدِ مجتبیٰ جنابِ محمد مصطفےٰ ﷺ کے دربار گوہر بار میں ہدیہ درود وسلام عرض کرنے کے بعد۔

وارثانِ منبر ومحراب ارباب فکر ودانش معزز محتشم حضرات وخواتین

ربّ ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ادارہ صراط مستقیم کی طرف سے فہم دین کورس کے پچیسویں درس میں ہم سب کو شرکت کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ میری دعا ہے راہ علم میں چلنے والے اس کارواں کو خالق کائنات جل جلالہ منزل پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رب ذوالجلال عقیدت ومحبت اور ذوق وشوق سے آنے والے تمام حضرات کو اور خواتین کو اپنی رحمتوں کے خصوصی تحائف عطا فرمائے۔

ہمارا آج کا موضوع بھی بہت اہم موضوع ہے۔

اسلام کو درپیش چیلنجز کا ادراک اور انکا حل

میری دعا ہے خالق کائنات جل جلالہ ہم سب کو قرآن وسنت کا فہم عطا فرمائے۔ اور قرآن وسنت کے ابلاغ وتبلیغ اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

میں نے قرآن مجید کی سورۃ الصف کی آیت نمبر 9 کی تلاوت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ

وہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ھدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا۔

لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ

تاکہ دین کو باقی تمام ادیان پر غالب کردے

www.SirateMustaqeem.net

وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

اگرچہ مشرکین اس بات کو ناپسند کرتے رہیں۔

محتشم سامعین حضرات!

آج امت مسلمہ کا کاروان تاریخ کے جس نازک موڑ پر ہے۔ اور جس قدر کارواں کے اردگرد خطرات اور مختلف قسم کی بے چینیوں کے سلسلے موجود ہیں۔ شاید پوری تاریخ میں اہل حق کو ایسی مشکلات کا سامنا نہ ہوا ہو۔ جسطرف بھی ہم توجہ کرتے ہیں۔ اور جہاں تک بھی دھیان جاتا ہے۔ ہر طرف اسلام کے خلاف پراپیگنڈے تدبیریں سازشیں اور حملے نظر آرہے ہیں۔

مسلم اُمّہ کا خون بہہ رہا ہے۔ اور مختلف ظلم وستم کے سلسلے اس امت کے وجود کو مٹانے کے لیے بڑی بے جگری سے اور بڑی بے دردی سے اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے سرگرداں ہے۔

رواں ماہ رمضان المبارک کی رحمتوں، برکتوں، سعادتوں اور عظمتوں کے زیر سایہ آج ہم جس اجتماع میں بیٹھے ہیں۔ کچھ دیر اس بارے بھی سوچیں گے کہ آخر ایسا کیوں ہے۔ اور ہمیں کس طرح ان تمام خطرات سے بچ کر منزل تک پہنچنا ہے۔

کوئی ایک چیلنج نہیں کوئی ایک خطرہ نہیں ہر طرف دھندلکے ہیں۔ ہر طرف اندھیرے ہیں۔ راستے اجالوں کے ظلمتوں نے گھیرے ہیں جدھر دیکھتے ہیں۔ ایسے مناظر نظر آتے ہیں۔ کہ جن سے کلیجا منہ کو آتا ہے۔ اور جگر پانی پانی ہو جاتا ہے۔ کائنات کی امانتوں کے سب سے بڑے امین اور اُمتوں کی تاریخ میں سیادت اور سرداری کا منصب پانے والے آج ان کے وجود پر جتنے زخم ہیں۔ اور آج ملّت کا پیراہن جس قدر تار تار کیا جارہا ہے۔ یہ کائنات کی امامت کے منصب پر فائز ہونے والے لوگ ایسے زخموں کے جھرمٹ میں کتنی مشکل سے اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں وہ

www.SirateMustaqeem.net

فلسطین کی مقدس وادی جہاں سے کلمہ حق سربلند کرنے والوں کو کلمہ حق کی آواز بلند کرنے والوں کو گھروں سے نکال دیا گیا جو خیموں میں زندگیاں بسر کر رہے ہیں۔

وہ عراق کی مقدس سرزمین جو اللہ کے پیغمبروں کی اماموں کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اولیا کرام کی سرزمین ہے۔ وہاں کب سے کشت وخون کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمارے پڑوس میں افغانستان کی مردم خیز زمین کے اندر دشمن نے کس قدر اپنے ہتھیاروں کو آزمایا ہے۔ اور کابل وقندھار اور دشت لیلیٰ تک خون کا ایک بہتا ہوا دریا نظر آتا ہے۔ آج پاکستان کو زیر دام لانے کے ساتھ ساتھ شام اور ایران کو مٹانے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ پوری کائنات میں مسلم کا خون ارزاں ہو گیا ہے۔

کشمیر کی سنگلاخ چٹانوں پر کشمیری اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہا ہے۔ اور مسلسل وہ اپنی شہادتوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ہمارے لئے کچھ تباہیوں بربادیوں کے وہ مناظر ہیں۔ کہ جس کا سلسلہ مختلف زلزلوں سے وابستہ ہو چکا ہے۔

ماہ رمضان المبارک کے ان لمحات کے اندر ہمیں پلٹ کے اپنی کتاب سے پوچھنا چاہیے۔ اپنے قرآن سے پوچھنا چاہیے۔ ہمارا اپنا رب اور اس کا فرمان ہماری رہنمائی کے لیے قیامت تک موجود ہے۔ کہ آخر وجہ کیا ہے۔ یہ دن ہمیں کیوں دیکھنے پڑ رہے ہیں۔

رب کعبہ کی قسم ہے اس قرآن میں آج بھی وہ تجلی موجود ہے کہ اگر ہم آنکھوں میں سرمہ اسکا لگالیں گے۔ دنیا کے اندھیرے ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اور ان شاء اللہ امت کا کارواں سلامتی کے ساتھ اپنی منزل تک پہنچ جائیگا۔

محتشم سامعین حضرات

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ مسائل کتنے ہیں اور وہ گھمبیر کتنے ہیں

بدن ہمہ تار تار شد

پنبہ کجا کجا نہم

www.SirateMustaqeem.net

سارا بدن ہی ملت کا زخمی ہے تو روئی کس کس مقام پہ رکھ کے ہم اس کے آرام کا انتظار کریں۔

رسول اکرم ﷺ نے ان حالات کا صدیوں قبل خود مشاہدہ کیا تھا۔ اور اس وقت جو ارشاد فرمایا تھا یہ چیلنجز اور خطرات جو آج پیدا ہو رہے ہیں۔ نگاہِ نبوت ﷺ کے سامنے اس وقت موجود تھے۔ اور رسولِ اکرم ﷺ نے ان کو بیان بھی کیا تھا۔ اور ان کا حل بھی عطا فرمایا تھا۔

کتنی ہماری کم بختی ہوگی کہ جب سب کچھ ہمارے لئے وہ بیان کر کے گئے۔ ہم وہ پڑھ نہ سکیں سن نہ سکیں اور اگر سن لیں تو اس پر عمل نہ کر سکیں۔ تو یہ خود ہماری کوتاہی ہے۔ ہماری غفلت ہے۔ ورنہ میرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ختم نبوت کا تاج پہن کے آئے ہیں۔ اسکا حق بھی ادا کیا ہے۔ قیامت تک کے ہر خطرے کی نشاندہی بھی کی ہے اور قیامت تک ہر خطرے سے بچانے کے لیے اُمت کو حل بھی عطا فرمایا ہے۔

حضرت ثوبان اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

یہ حدیث شریف ابوداؤد میں اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ مشکوٰۃ کے صفحہ نمبر 459 پر بھی موجود ہے۔ کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تُدَاعِيَ عَلَيْكُمْ كَمَا تُدَاعِيُ الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا

فرمایا وہ وقت آ رہا ہے اور جلد آ جائے گا۔ کہ

جب سارا کفر متحد ہو جائیگا۔ ساری کفر کی طاقتیں یکجا ہو جائیں گی۔

اَنْ تُدَاعِيَ عَلَيْكُمْ

وہ سارے ملکر ایک دوسرے کو تمھارے بارے میں یوں بلائیں گے جسطرح

www.SirateMustaqeem.net

تُدَاعِیُ الْاَکَلَۃ اِلٰی قَصْعَتِھَا

پلیٹ ایک ہو اور کھانے والے بہت سے ہوں اور آپس میں ان کا اتفاق بھی ہو تو سارے وہ ایک پلیٹ کی طرف سب کو بلا رہے ہوتے ہیں۔ تو فرمایا ایسی صورتحال امت کے اندر ایک وقت پیدا ہو جائیگی۔ یہ تمام ملکر امت کو مٹانے کے درپے ہو جائیں گے۔ اور اتنی دلچسپی ہوگی۔ اور ان کو اتنی بھوک ہوگی اس پلیٹ کو کھانے کے لیے کہ ہر ایک دوسرے کو آواز دے گا۔ کہ آؤ تم بھی کھالو آؤ تم بھی کھالو۔ میری امت ایک پلیٹ کی طرح درمیان میں ہوگی اور دائیں بائیں چاروں طرف دشمن اتحاد کر کے آجائیں گے۔ اور ایک دوسرے کو دعوت دے رہے ہونگے آؤ تمھارا حصہ بھی ہے اور تمھارا حصہ بھی ہے۔

یہ رسول اکرم ﷺ کی آنکھ نے اس وقت دیکھا تھا۔ آج کے غیر مسلم اتحاد اور اقوام متحدہ کے زیر سایہ تمام قسم کے بدمعاش لٹیرے حکمرانوں کے جوٹولے ہیں۔ ان کی یکجہتیاں اور ان کے مختلف اتحاد وہ تو بعد میں بنے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اس وقت خبر دی تھی۔ فرمایا تھا کہ جسطرح ایک پلیٹ کی طرف سارے جھپٹیں گے اس طرح میری امت کی طرف ساری فوجیں جھپٹ رہی ہوں گی۔

تم نے وہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ عراق کی پہلی ام المعارک مسئلہ ہو یا موجودہ جو دو سال کی صورتحال ہے یہ کاروائی ہو۔ وہ افغانستان میں بہتا ہوا خون کا دریا ہو یا بعد میں جو آگے سلسلے بھی نظر آرہے ہیں۔ اور جن کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ وہ سارے مسائل ہوں یا فلسطین کا مسئلہ ہو یا وہ کشمیر کا مسئلہ ہو۔ تم نے اس بات کو اپنے احساس سے دیکھا۔ اور محسوس کیا اور مشاہدہ کیا۔

کہ کس طرح امت مسلمہ پر ہر طرف سے بھیڑیے جھپٹ رہے ہیں۔ اور اس امت کے وجود کو پاش پاش کرنا چاہتے ہیں۔ اور تار تار کرنا چاہتے ہیں اور اس کو

کو وہ لہولہان کرنا چاہتے ہیں۔

میرے رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے آج سے قبل ان خطرات کو بیان کر دیا تھا۔ ابھی جوابی لمحے میں جواب اور حل بھی بیان کریں گے۔ آج کی اس صورتحال کے اندر مسلمان وہ کیسا مسلمان ہوسکتا ہے۔ کہ جن کو کشمیر میں بہتا ہوا خون نظر نہ آئے۔ جس کو افغانستان کے حر اور حریت پسند لوگوں کے ان جذبات کے بارے میں کوئی بے چینی پیدا نہ ہو کہ جن کو پکڑ کے یوں جکڑا گیا۔ جسطرح کہ جانوروں کو پنجروں میں بند کر دیا جاتا ہے۔ اور دشت لیلیٰ کے اس صحرا کے اندر ہزاروں کو یوں تہہ تیغ کیا گیا کہ جیسے یہ ماؤں کے بیٹے نہ ہوں کیکروں اور درختوں کے اوپر لگنے والا کوئی پھل ہو۔ جس کو بے دردی کے ساتھ توڑ دیا جائے۔

آج وہ مقدس سرزمین جو عراق کی سرزمین ہے۔ وہاں پر ابراھیم علیہ السلام کی نسل موجود ہے۔ اس زمین کو عقل العرب کہا جاتا ہے۔ اور جس کو روضۃ الصالحین کہا جاتا ہے۔ جس کو مہد الاولیاء کہا جاتا ہے۔ حجاز مقدس کے بعد جو سب سے زیادہ اسلام کے لیے مقدس سرزمین ہے۔ آثار کے لحاظ سے فنون اور علوم کی ترویج واشاعت کے لحاظ سے وہاں خونخوار بھیڑیا ابھی تک وہ سیر نہیں ہوا۔

مسلسل مسلمانوں کا خون بہا رہا ہے۔ اور ان کو لقمے کی طرح چاٹ رہا ہے۔ اور نگل رہا ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا رہے۔ اور کشمیر کے دیس میں خون بہتا رہے اور ہمیں اسکا احساس نہ ہو یہ ممکن نہیں جو مومن ہے وہ ضرور تڑپتا ہے۔ اسکے دل سے آہیں نکلتی ہیں۔ وہ ضرور سوچتا ہے اگر کر سکتا ہے۔ تو زور بازو سے بھی کرتا ہے۔ اگر کر سکتا ہے تو کلمہ حق بلند کرتا ہے۔ ورنہ دل میں بے چینی تو ضرور محسوس کرتا ہے۔ اس واسطے مسلمان ہونے کے نصاب کی یہ آخری شرط ہے۔ اس بے چینی کو محسوس کرنا ہمارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ فرما دیا تھا۔

www.SirateMustaqeem.net

مَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِاُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَيْسَ مِنَّا

جس کو مسلم اُمہ کا درد محسوس نہیں ہوتا وہ میرا امتی ہی نہیں ہے۔ وہ ہم سے نہیں وہ ہمارا نہیں وہ میرا نہیں مسلمانوں کے حالات پر جس کو تکلیف نہیں ہوتی۔ جب مسلم اُمہ کو زوال آئے اور مختلف مسائل پیدا ہو جائیں وہ تدبر نہ کرے وہ سوچتا نہیں ہے وہ متوجہ نہیں ہوتا تو میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں لیس منا وہ ہمارا نہیں۔ اگر چہ نمازی ہو روزے دار ہو حاجی ہو جو کچھ بھی کر رہا ہو فرمایا ادھر مسلم اُمہ پر قیامت گزر جائے اور اُس کو کبھی ایسا کردار ادا کرنے کیلئے تڑپ ہی پیدا نہ ہوئی ہو۔

فرمایا میری امت کا فرد وہ ہے جو اپنے بھائی کے درد میں تڑپتا ہے۔ جسطرح بدن کے ایک عضو پر کچھ درد کا حملہ ہوتا ہے وہ بیمار ہوتا ہے تو سارا بدن ہی رات جاگ کے گزار دیتا ہے۔ اور سارے بدن کو ہی چین نہیں آتا ایسے ہی امت کا ایک حصہ کٹ رہا ہو۔ اُن پہ تیل چھڑک کے اُن کو جلایا جا رہا ہو۔ اُن کو بڑی بڑی ابوغریب جیسی جیلوں کے اندر بند کر کے کتوں سے اُن کا گوشت کٹوایا جا رہا ہو۔

اور دوسرا جسم ادھر کان ہی نہ دھرے اور اُس آواز پر لبیک ہی نہ کرے اور اُن مسائل کو اپنا موضوع سخن ہی نہ بنائے۔ اور اُن کو ایک تاک نسیان کا حظ بنا کے چھوڑ دے نہیں نہیں۔ ایسا ہرگز مسلم اُمہ سے نہیں ہو سکتا۔ ایمان کی حرارت نام ہی اسکا ہے کہ جس وقت ایک جگہ پر کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو تمام امت مسلمہ اُس درد کو محسوس کرتی ہے۔ اور محسوس کرنے کے ساتھ اُس حالت کو بدلنے کیلئے اپنا کردار ادا کرنے کی پلاننگ کر لیتی ہے۔

آج کے جو خطرات ہیں اگر گننے بیٹھیں تو اس گھٹنہ میں وہ گنتے گنتے ہی صرف نام لیتے ہوئے وقت گزر جائے گا۔ صرف ایک دو باتیں جو بڑی ہی اہم اُن کو

پیش کرتے ہوئے اپنی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہیں۔ایک ہے خطرہ امت مسلمہ کے بدن اور وجود کو اور ایک ہے خطرہ امت مسلمہ کی سوچ کو اور نظر و فکر کو کچھ حملے وہ ہیں جو امت مسلمہ کے وجود پر ہیں اور کچھ حملے وہ ہیں جو مسلم اُمہ کی سوچ پر ہیں۔جو مسلمانوں کی فکر پر ہیں۔جو مسلمانوں کے دماغ پر ہیں۔آج صورتحال بہت بدتر اور ابتر ہوتی جارہی ہے۔جو حملہ مسلم اُمہ کے بدن پر ہے۔اگر چہ وہ بھی ایک گھاؤنی سازش ہے۔جو کعبۃ اللہ سے خون مقدس ہو اُس خون کو گلیوں میں بہا دیا جائے۔لیکن اس سے بڑا حملہ اور اس سے بڑا جرم اُن لوگوں کا ہے۔

جو مسلم اُمہ کی سوچ پر حملہ کر رہے ہیں۔

مسلم اُمہ کے دماغ کو معطل کر رہے ہیں۔مسلم اُمہ کے دماغ کو بدل رہے ہیں۔مسلم اُمہ کے دماغ کو تبدیل کر رہے ہیں۔یہ بڑا حملہ اس واسطے ہے کہ جس کے بدن پہ حملہ ہو رہا ہے وہ حریت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔وہ دفاع کر رہے ہیں روزانہ شہادتوں کا جام نوش کر کے کافروں کو بھی واصل جہنم کر رہے ہیں۔اور وہ اپنے ایمان کے زور پر ٹیکنالوجی کا منہ توڑ جواب دے رہے ہیں۔

لیکن جو حملہ فکر پر ہوتا ہے۔اُس میں قباحت اور بربادی یہ ہے۔کہ حملہ ہو رہا ہے اُس بیچارے کو پتہ ہی نہیں چلتا۔وہ چپ کر کے سہتا ہے۔اور بدلتے بدلتے بدل جاتا ہے۔جس زخم پہ اُسے درد ہوتا تھا۔اُس زخم کا درد اُسکو محسوس ہی نہیں ہوتا۔جو بیماری تھی اُس کو وہ شفا سمجھتا ہے۔اور جو زہر تھا اُس کو وہ تریاق سمجھتا ہے اور نتیجہ بڑی ہلاکت کا ہو جاتا ہے۔

وہ پہلا حملہ چونکہ اُسکی مزاحمت کا ایک جذبہ اور شوق ہوتا ہے۔اُس کو روکنے کی تدابیر بھی ہوتی ہیں۔اور کامیابیاں بھی ہوتی ہیں۔یہ دوسرا حملہ ایسا ہے۔کہ بیٹھا بیٹھا مسلمان اُس کا دماغ یہودی بنتا ہے۔اُس کا دماغ عیسائی بن جاتا ہے۔اُس کا دماغ

ہندو کا دماغ بن جاتا ہے۔ وہ بیٹا مسلمان کا تھا۔ باتیں یہودیوں والی کرتا ہے۔ وہ فرزند تو اسلام کا تھا مگر وہ باتیں عیسائیوں والی کرتا ہے۔ اُس نے آنکھ تو ایک اسلامی خاتون کی گود میں کھولی تھی۔ لیکن جب بولتا ہے تو جہنمیوں والی باتیں کرتا ہے۔

کیوں! اس کی سوچ کو معاشرے نے بدل دیا۔ اس کی سوچ کو اغیار نے بدل دیا اس کی سوچ کو یہود و نصاریٰ کے پراپیگنڈہ نے بدل دیا۔ اُس کی سوچ کو معاذ اللہ اُس روشن خیالی نے بدل دیا کہ جس کی روشنی جہنم کے شعلوں کی تو ہو سکتی ہے۔ مگر وہ روشنی فردوس کے بالا خانوں کی نہیں ہو سکتی یہ تبدیلی کیسے آتی ہے۔ اور یہ کیسے ہوتا ہے۔

اسکی مثال سمجھنے کیلئے دور نہیں جانا پڑے گا۔ یہ تمھارے گھر میں جو ٹیپ ریکارڈر ہے اس میں جیسی کیسٹ ڈالتے ہو ویسی ہی آواز آتی ہے۔ جو ڈالتے ہو وہی سنائی دیتا ہے۔ وہ کیسٹ اگر پہلے اپنی تھی تو اپنی آواز آتی تھی۔ اگر وہ کیسٹ بدل گیا تو غیروں کی آواز آئے گی۔ جب وہ کیسٹ بدلا ہے تو آواز بدل گئی ہے۔

اگر چہ وہ ٹیپ تمہاری ہے وہی اسکا حلیہ ہے۔ وہی اسکا وجود ہے۔ وہی تمھارے گھر میں پڑی ہے۔ لیکن سب کچھ بدل کس طرح گیا۔ وہ کیسٹ بدلنے سے آواز بدلی پیغام بدلا۔ پہلے قرآن کی تلاوت تھی پھر اس میں فحاشی کے گانے آ گئے۔ پہلے قرآن کا پیغام تھا۔ پھر شیطان کی آگ آ گئی۔ پہلے اس میں نغمۂ جبرائیل کی تلاوت کی جا رہی تھی۔ پھر اس میں رسوائیوں کے سبق آ گئے۔ کیسٹ بدلی ہے ٹیپ نہیں بدلی وہ ٹیپ کیا ہے آپکی اسی طرح ہے۔ وہی شکل ہے وہی اس کی حیثیت ہے۔ وہی اس کی کیفیت ہے چھوٹی سی چیز اندر سے بدلی سارا نظام بدل گیا۔

آج وہ بچہ جو مغرب زدہ ہوا جو یہودیوں کے جال میں آ گیا وہ مسلم امہ کا سپوت کہ جس کے دماغ کی کیسٹ عیسائیوں نے بدل دی۔ سنتے ہو تو تعجب ہوتا ہے کہ یہ مسلمانوں کا بیٹا ہے۔ اس کی زبان سے یہودیوں کی تعریف نکل رہی ہے۔

www.SirateMustaqeem.net

عیسائیوں کی تعریف نکل رہی ہے۔ ھندوؤں کا ہم نوا بن گیا ہے۔

جب کبھی تنقید کرتا ہے تو اسلام پہ کرتا ہے۔ جب بھی تعریف کرتا ہے تو یہودیت اور عیسائیت کی کرتا ہے یہ کیسے ممکن ہوا وہ کافی دیر اندر سے کیسٹ تبدیل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر گھر والا باپ بے چارہ سادہ تھا۔ صرف وہ ٹیپ کو دیکھ رہا تھا۔ وہ کیسٹ کو نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ اپنے بیٹے کا چمکتا چہرہ تو دیکھتا تھا اور اس کا اسلام میں ہونا بظاہر اس کو دیکھتا تھا۔ اس کو یہ پتہ نہیں تھا کہ اس کی کیسٹ کو تبدیل کیا جا رہا ہے۔

جب کیسٹ بدلا نتیجہ کیا نکلا ہر طرف وہی بچہ جب بولتا ہے وہی انسان بچہ کیا بڑے بھی اپنی کیسٹیں بدلوا چکے ہیں۔

وائے ناکامی متاع کاروا ں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

جس دماغ نے ملامت کرنی تھی وہ دماغ ہی بدل گیا تو اب ملامت کون کرے گا۔ جس سوچ نے کہنا تھا کہ ہوش کر تو کیسے بولتا ہے اور تو کس کے ساتھ چلنے کی باتیں کرتا ہے۔ جب وہ سوچ ہی معطل ہو گئی اور نئی سوچ آ گئی اب ان باتوں پر جو وہ کر رہا ہے اپنے آپ کو ملامت کرے تو کیسے کرے وہ نظام اس انداز میں کیسٹ کے بدلنے کے لحاظ سے بدلتا جا رہا ہے یہاں تک اس امت کے لوگ جو کرسیوں پر پہنچے۔ آگے مناصب پر پہنچے اب ایسی باتیں کرنا انھوں نے شروع کر دیں۔ کہ جس کو دیکھ کر ایک انسان کو شرم آتی ہے کہ کیا ایسے بھی مسلمان ہو سکتے ہیں کہ

جو کلمہ پڑھیں اور اسلام کو طعنے بھی دیں کلمہ بھی پڑھیں اور اسلام کی معاذ اللہ ہر وقت توہین بھی کریں۔ یہ سلسلہ اس وقت سب سے خطرناک سلسلہ ہے اور یہ چیلنج اسلام کے لیے سب سے خطرناک چیلنج ہے۔ دوسری جگہ حملے ہو رہے ہیں ان کا ظلم اور قباحتیں اپنی جگہ لیکن وہاں بھی ایک تحریک ہے اور دفاع کیا جا رہا ہے اور جواب دیا

www.SirateMustaqeem.net

جارہا ہے۔لیکن یہ جو شعبہ ہے اس میں خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ حملے مسلسل ہو رہے ہیں اور دفاع کی کوئی سوچ ہی نہیں جارہی۔ دفاع کرنے والوں کو مجبور کیا جارہا ہے کہ تم منبر پر بھی نہیں بول سکتے تم مسجد میں بھی بول نہیں سکتے تم اجتماع میں بھی نہیں بول سکتے۔تم قرآن وسنت کا پیغام نہیں دے سکتے۔ یہ جو سب سے بڑا خطرہ اور سب سے بڑا ہمارے لئے چیلنج ہے۔اسکو محسوس کر کے ہم نے اسکا بھی کوئی حل نکالنا ہے۔ کہ ہم کس طرح اپنے دفاع کو بچا سکتے اور کیسے اپنی سوچ کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

بدن انسان میں دماغ انگریزی چال انگریزی
ڈھال انگریزی جسم کا اک اک بال انگریزی

ہر چیز مسلم امہ کی لٹتی جارہی ہے۔اس کے نظریات وافکار کو ذہن سے نکال کر نئے فیڈ کیے جارہے ہیں۔اس سلسلے میں آواز اٹھائی ہی نہیں جارہی اور خود احساس ہی پیدا نہیں ہو رہا۔

میرے بھائیو! دیکھو تو سہی رسول اکرم ﷺ نے کس قدر متوجہ کیا تھا۔اللہ تعالیٰ کے قرآن کی آیات نے ہمیں کس قدر سمجھایا تھا۔اور کس قدر اس سلسلے کے اندر محتاط کر دیا تھا۔

جب سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۶۸ اتر رہی تھی تو کیا مفہوم تھا۔اس کا مطلب کیا تھا۔اس کے الفاظ کیا تھے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا تھا۔

لَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ سورۃ الانعام آیت نمبر ۶۸

یاد آجانے کے بعد ظالموں کے پاس بالکل نہ بیٹھو۔ظالموں کے پاس بیٹھنا حرام کیا۔جیسے شراب نوشی کو حرام کیا۔ایسے ہی یہودی کے پاس بیٹھنے کو عیسائی کے پاس بیٹھنے کو ہندوؤں کے پاس بیٹھنے کو بالخصوص جس وقت وہ ایسا ہے جو اسلام پہ تنقید

کرتا ہو۔ آیات کا مذاق اڑاتا ہو۔ اسلام پہ ہر وقت حملے کرتا ہو تو اللہ نے حرام کر دیا۔ فرمایا ہر جگہ بیٹھ سکتے ہو۔ ایسے منحوس لوگوں کے پاس نہیں بیٹھ سکتے۔

اس واسطے اگر بیٹھو گے تو تمھارے دماغ کا کیسٹ بدل جائے گا۔ نتیجہ بڑا خطرناک نکلے گا۔ آج کیا ہو رہا ہے کچھ لوگ تو ویسے زیر دام چلے گئے اور یقیناً کسب حلال کے لیے کہیں جانا بھی جائز ہے۔ لیکن جو اپنے لقمے کی خاطر ان ممالک میں گئے اور وہاں جا کر اپنا تحفظ نہ کر سکے۔ انھوں نے جرم کا ارتکاب کیا اور اگر کوئی وہاں جا کے محفوظ رہتا ہے تو یقیناً اس کے لیے گنجائش بھی موجود ہے۔

ان آیات کو بہر حال اسے سامنے رکھنا ہوگا۔ میرے اللہ نے جب حرام کہا تھا تو یہ کیسے وہاں پہ بیٹھتا ہے۔ سور اور خنزیر کی حلت کی دلیلیں ان سے سیکھتا ہے اور پھر اس میں متذبذب ہو جاتا ہے۔ شراب کی حرمت کے بارے میں شک میں اتر آتا ہے۔ اگر چاہے تو ٹھوس نظریات کے ساتھ بدل سکتا ہے۔ تو ان میں سے کسی کو بدل دے اپنے ایمان و یقین کی کیفیت کو کبھی نہ بدلنے پائے۔ دوسری طرف وہاں جاتا تو ہماری تھوڑی سی کمیونٹی ہے وہ کسب حلال کے لیے جو گئے حفاظت کریں ان کے لیے گنجائش ہے لیکن یوں اپنا آپ پیش کر دے وہ حرام ہے۔

مسئلہ یہاں کا ہے۔ کہ آج ہمارے دین کیسے بدل رہے ہیں۔ مسلم امہ کے لیے یہ ضروری تھا کہ یہ غیر کی بات ہی نہ سنتے ان کی بات سننے سے اسلام نے پابندی لگائی تھی۔ کہ جو مسلمان ہے وہ نہ تو غیر کی بات کو سن سکتا ہے اور نہ اس پر توجہ دے سکتا ہے۔ چہ جائیکہ غیروں کو ہمارے نصاب کا حصہ بنا دیا جائے۔

آغا خان بورڈ کی شکل میں حضرت طارق بن زیاد کی عظمتوں کے حوالے نکال کر وہاں پر سیکس کی باتیں لکھ دی جائیں۔ سیدۃ فاطمۃ الزہرہ کا مقدس کردار نکال کر بلقیس ایدھی جیسی خواتین کے تذکرے شامل کر دیئے جائیں اور ایسا نصاب بنایا

www.SirateMustaqeem.net

جائے جس میں یہ بار بار کہا جائے کہ نظریہ پاکستان ہندو تنظیموں کا پیدا کردہ تھا۔ اس کا کسی مستحکم سوچ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ جس وقت ہم اپنے نونہالوں کو پڑھنے کے لیے ایسی کتابیں دیں گے۔ تو کیا پڑھ کے وہ اسلام کے علمبردار بنیں گے۔ نہیں نہیں۔ نفرتوں کی کتاب پڑھ کر محبتوں کا نصاب لکھنا بڑا کٹھن ہے خزاں کے ماتھے پہ داستانِ گلاب لکھنا جو یہ پڑھیں گے تو یہی بن جائیں گے۔

آگے اس سے پہلے جو پڑھتے رہے وہ مغرب کی دوکانوں کے کھلونے تو بن گئے ہیں۔ مگر اسلام کا وہ ماڈل انسان نہیں بن سکے۔ اگر رہی سہی کسر بھی اس آغا خان بورڈ کی شکل میں یوں نکال دی گئی تو پھر اسلام یوں دیکھتا رہے گا۔ کہ میرا جاننے والا کون ہے اور میرا ماننے والا کون ہے اور وہ تو ہے صرف تلوار کے لیے لیکن یہاں تو پلاننگ ہیں۔ پوری قوم کا ذہن اچک لینے کی اور اس کے دماغ کو بالکل معطل کر دینے کی جتنے بھی چینل ہیں یہودیوں کے چل رہے ہیں۔ عیسائیوں کے چل رہے ہیں۔ مرزائیوں کے چل رہے ہیں۔ ہندوؤں کے چل رہے ہیں۔

اس پاکستان کی سرزمین پر حرام تھا کہ ان میں سے ایک کی آواز بھی یہاں پر سنائی دیتی۔ اس ملک کی حکومت کا سب سے پہلا منصب یہ ہے کہ وہ اپنے مواصلاتی نظام کو اتنا مستحکم بنا دے۔ کہ کوئی باہر سے بیٹھ کر ان کو کوئی سنانا چاہے تو یہ اس کو روکیں۔ جو اسلام کو پسند ہو وہ تو قوم تک آنے دیں۔ اور جو اسلام کو ناپسند ہو وہ بات ہرگز اس دائرے کے اندر داخل نہ ہونے دیں۔

جو اسلامی سلطنت ہو اسلامی ملک ہو اور تمام تر مسلم امہ کے قبضے میں ممالک ہیں سب سے بڑا پہرہ مواصلات اور ذرائع ابلاغ کے لحاظ سے ہے۔ وہ الیکٹرانک میڈیا ہو یا پرنٹنگ میڈیا ہو سب سے پہلا فرض ہے امت کے ارباب بسط و کشاد کا کہ وہ اپنی امت کو ان حملوں سے بچائے۔ اسلام نے ذرائع ابلاغ کے بارے میں باقاعدہ

www.SirateMustaqeem.net

سبق پڑھائے ہیں اور اس بات کو لازم کر دیا جائے کہ یہ چھوٹا سا منصب نہیں کوئی خبر سننے اور آگے بیان کر دے نہیں نہیں۔

اس کے لئے امت میں اس وقت جو لوگ سب سے زیادہ متقی پرہیز گار ہوں جن کا بیرونی اور بین الاقوامی مطالعہ سب سے زیادہ ہو وہ بیٹھ کر فیصلہ کریں اس کے بعد اگر خبر پاس ہوتی ہے تو وہ مسلم امہ کے افراد کو سنائی دینی چاہیے۔ اگر نہیں ہوتی تو ہرگز اس کا پھیلانا حرام ہوگا۔

اور کہاں یہ کہ ہم خود فیصلہ کر کے اچھی صورتحال سے لوگوں کو مطلع کرتے اور جو ناجائز تھی ان سے روکتے۔ ہمارے بس میں ہی نہیں رہا۔ ہمارے گھر میں کہیں یہودی بول رہا ہے۔ کہیں عیسائی بول رہا ہے۔ ہماری فضاؤں میں ان کی آواز کی امواج موجود ہیں۔ جو چاہتا ہے کوئی قادیانی بگھوڑا باہر سے بیٹھا ہوا چینل پہ بولتا ہے۔ یہاں کا سپوت سنتا ہے۔ کوئی عیسائی لونڈا بولتا ہے اور کوئی یہودی بولتا ہے اور کوئی ہندو بولتا ہے۔ ہمارے گھر میں بیٹھا ایک مسلمان ان کے افکار کو سن رہا ہے۔

اور بالخصوص اس وقت جب وہ اسلام پہ تنقید کر رہے ہیں۔ تو اس کو تو اللہ نے حرام فرمایا تھا۔ یہ اس کا مباحثہ سننا اسکا سیمینار سننا ان کی تقریر سننا یہ تو بڑی دور کی بات ہے میرے رب نے ایسی خبر کے اجراء پر حرمت کا حکم نازل فرما دیا تھا۔

قرآن مجید ایک زندہ کتاب۔ یہ ساری باتیں سامنے تھیں اس واسطے اللہ تعالیٰ کا سورۃ النساء کی آیت نمبر ۸۳ میں ارشاد موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا جَاءَ هُمْ اَمْرٌ مِنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ

یہ آیت صحافت کا سب سے بڑا سبق ہے۔

www.SirateMustaqeem.net

اسلامی ذرائع ابلاغ کی سب سے بڑی درسگاہ یہ آیت ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کا رد کرتے ہوئے اور کمزور مسلمانوں کا جو ابھی نئے نئے تھے ان کا رد کرتے ہوئے۔ ان کے ایک کردار کی مذمت کی۔ فرمایا۔ جب اس کے کوئی خبر آتی ہے امن کی یا خوف کی تو وہ اس خبر کو پھیلا دیتے ہیں۔ خبر آ گئی کہ فلاں مسلمان فوج کو فتح حاصل ہوگئی تو وہ کیا کرتے ہیں کہ فوراً وہ خبر پھیلاتے ہیں۔ یا یہ آ گئی کہ وہاں پہ شکست ہوگئی تو وہ فوراً پھیلاتے ہیں۔

اب آج کا مزاج یہ سمجھے گا کہ یہ تو کوئی جرم نہیں۔ ہم تو جو آتا ہے آگے بیان کر دیتے ہیں۔ حالانکہ رسول علیہ السلام کا فرمان ہے۔

كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِباً اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (مشکوٰۃ ص ۲۸)

بندے کو جھوٹا ہونے کیلئے یہ کافی ہے کہ جو سنے وہی آگے سنا دے۔ جو بات سنے وہ بات بیان کر دے۔ یہ اس کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے۔ تو خبر جیسے بھی ہم آگے پھیلانے میں آج کوئی حرج محسوس نہیں کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرما دی اور ان لوگوں کی مذمت کی۔

کہ جب مدینہ شریف میں ایک خبر پہنچی ہے۔ تو انھوں نے کیا کیا خبر کو سنا اور خود خبر کے ناشر بن گئے خبر کو پھیلا دیا۔

اِذَاعُوْا بِهٖ

وہ خبر کو نشر کر دیتے ہیں۔ اے اللہ انھیں کیا کرنا چاہیے تھا تو ان سے ناراض کیوں ہو رہا ہے۔ انھوں نے خبر دی تو کیا جرم کیا۔ رب کائنات فرماتا ہے اگرچہ کرنا ہی چاہیے تھا۔

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ

جب خبر مدینہ شریف میں ان لوگوں کے پاس پہنچی تھی تو ان کا یہ حق نہیں کہ خبر بیان کریں۔ ان کا یہ حق تھا کہ فوراً دربار نبوی ﷺ میں حاضر ہو جاتے۔ رسول اکرم

www.SirateMustaqeem.net

ﷺ کے پاس پہنچیں اور اگر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میسر نہیں آئے۔

وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ

تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جائیں۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جائیں سیدنا عثمان غنی حضرت شیر خدا رضی اللہ عنہما عشرہ مبشرہ ایسے کبار صحابہ کرام جو کہ اولی امر ہیں۔ ان کے پاس جا کے بتائیں۔ کہ یہ افواہ پھیل گئی ہے۔ یہ خبر آ گئی ہے۔ ایسی اطلاع ملی ہے۔ تو اسکو کیا کرنا چاہیے۔ خبر پھیلانا یہ عام انسان کا کام ہی نہیں یہ کام ہے امت کے منتخب بورڈ کا۔ کہ وہ اس پر پوری طرح سارے پہلو دیکھ کر پھر فیصلہ کریں۔ کہ اس خبر کی بندوں کو اطلاع ہونی چاہیے یا نہیں ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ

اگر میرے محبوب علیہ الصلوۃ والتسلیم کے پاس خبر پہنچے گی اور ان کے جو اولو الامر صحابہ ہیں ان کے پاس تو وہ استنباط کریں۔ وہ مسئلے کا استخراج کریں گے۔ اور وہ بتائیں گے کہ یہ آگے پھیلائی جائے گی یا نہیں پھیلائی جائے گی۔ ہوسکتا ہے ایک مسلم امہ کے شہروں کو شکست ہوئی ہے لیکن اب خبر مدینہ میں جب پہنچی تو فرمایا تم نہ پھیلاؤ۔ یہ ان کو دو اور یہ منصب ان کا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ اب جب باقی لوگوں کو یہ خبر پہنچے گی تو ان کے حوصلے پست ہو جائیں گے۔ دوسرے محاذ پر ناکامی ہو جائے گی۔ اور دوسرے محاذ پر ہماری صورتحال خراب ہو جائے گی۔ تو خبر پھیلانے سے پہلے عسکری ماہرین بین الاقوامی وسعت مطالعہ کے لوگ اور عدالت وتقویٰ کے جو بلند مینا رہیں۔ ان سب کی مشترکہ میٹنگ کے بعد مسلم اُمّہ کے سپوت طے کریں گے کہ یہ خبر شائع ہونی چاہیے یا نہیں ہونی چاہیے اس منصب کو قرآن مجید نے بیان کر دیا کہ

www.SirateMustaqeem.net

جسطرح نماز روزہ لازم کیا تھا خبر کی تحقیق کو بھی لازم کر دیا ہے۔ اور خبر دینے کے منصب کو بھی واضح فرما رہا ہے۔

آج جو امت مسلمہ میں انتشار آیا ہے۔ آج لوگوں کی کیسٹیں بدل رہی ہیں۔ تو اسی لئے کہ چند احمق ایسی ایسی ایجنسیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو آتا ہے آگے اگل دیتے ہیں اور پھر امت میں فتنہ پیدا ہو جاتا ہے فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ مسلم اُمّہ کی فوجوں کے مورال پست ہو جاتے ہیں۔

مسلم اُمّہ کے مختلف لشکر اپنے مقاصد میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہوتی ہے کہ پیچھے سے خبر کا تقدس پامال کر دیا گیا ہے اور جتنا پہرہ چاہیے تھا۔ جس قدر حساس اور محتاط طریقے سے راز کو رکھنا چاہیے تھا وہ مہیا ہی نہیں کیا گیا۔ اب بتاؤ جس قرآن نے خبر کی تصدیق پر اور خبر کی تشہیر پر اتنی پابندی لگائی ہو وہ یہ کیسے چاہ سکتا ہے کہ غیروں کی پوری تقریریں اپنے T.V پر کرا دی جائیں یا ان کو بلا کے اپنے کالجز میں سٹوڈنٹس کو لیکچر دلوائے جائیں۔ ان کو بلا کے ان کے افکار کی نمائش کر کے اپنی قوم کو اکسا کے یوں بنا دیا جائے کہ ان کے رال ٹپکنا شروع ہو جائیں۔

یہ افکار ہیں اور یہ لوگ ہیں جو منتخب قسم کے ہیں اور ان کی سوچ بڑی اعلیٰ ہے۔ یہ تمام فتنے جو ہیں ان کو روکنے کے لیے اس سورۃ کے اندر آیت کو نازل کر دیا گیا تھا۔ فرمایا یہ ہر بندے کا کام نہیں جو سنے وہ سنا دے۔ اب جو سنے یہ ذرائع بھی بند ہونے چاہیں۔ ان تک آواز آنی نہیں چاہیے اگر آ جاوے تو پھر اسکو بند کر دینا چاہیے خاص لوگوں تک اگر چاہیں تو خبر اخبار میں چھپے۔ چاہیں تو T.V اور ریڈیو پہ آئے۔ ورنہ اس خبر کا آگے پھیلانا حرام ہے۔

تو یہ تب ہو سکے گا جب فضاؤں پہ کنٹرول ہوگا۔ اگر خود نہ پھیلائیں اور اپنے سے پہلے چار گھنٹے دوسرے پھیلا جائیں۔ تو پھر اپنے روکنے کا فائدہ کیا ہوگا۔ تو قرآن

www.SirateMustaqeem.net

کی اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ امت مسلمہ کا نیٹ ورک اتنا تیز ہونا چاہیے اور ان کی خبر رساں ایجنسیاں اتنی شفاف ہونی چاہیں اور اپنی فضاؤں پر ان کا ایسا کنٹرول ہونا چاہیے۔ اگر مسلم حکمران یہ نہیں چاہتا کہ فلاں خبر میری قوم کو نہ ملے تو پوری فضا کو جام کر کے دوسروں کے پیغام بند کر دے۔

اپنی قوم تک صرف اپنی بات پہنچائے جو قرآن کے زیر سایہ ہو اور جو محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان کے زیر سایہ ہو۔ آج تو وہی حساب بن گیا جو چاہتا ہے ہمارے کانوں میں اپنا گند گھول دیتا ہے۔ لوگ سادہ ہیں آخر ان کا قصور کیا ہے۔ وہ سنتے ہیں اور پھر بدلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ وہ صورتحال بنی ہوئی ہے پلیٹ ایک ہے۔ ہر ایک اپنی ہوس کو پورا کرنا چاہتا ہے۔

اور ہر ایک اپنی خواہش کو مٹانا چاہتا ہے۔ تو یہ سب سے پہلا جو ہمارے لیے چیلنج ہے اس معاملے کا ہے کہ ہماری سوچ پر فکر پر اور دماغ پر جو غیر مسلم حملہ کر رہے ہیں وہ ڈائیلاگ تیار کرتے ہیں۔ اگر چہ وہ ڈائیلاگ کسی طرح کا ہو اس کے پس پردہ اسلام پہ حملہ ہے۔ اس کے پس پردہ منصب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم پر تنقید ہے۔ اس کے پس پردہ مسلمانوں کو زبوں حالی کا احساس دیا جا رہا ہے۔ کہ چھوڑو اس مذہب کو اور دوسری طرف آجاؤ۔ وہ ساری فلمیں جو ویسے ہی عریانی کیوجہ سے حرام ہیں۔ لیکن اس مقصد کے پیش نظر بھی ان میں ایک زہر بھرا ہوا ہے وہ فلم جس کے اندر حواس باختہ مناظر ہیں۔ وہ تو سارا سلسلہ ویسے تباہیوں کا ہے۔

لیکن ان تباہیوں کے ساتھ ساتھ یہ تباہی بھی ہے کہ وہ بندے کو پھنسا کے فحاشی کے منظر میں اس کی کیسٹ بھی ساتھ ہی بدل دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس کے بعد اسکا احساس ہی نہ ہو کہ میں نے کتنا برا کام کیا ہے۔ اور میری زندگی کیسی برائی کے اندر گزر رہی ہے۔

اب دیکھو اگر ہم قرآن مجید کے اس حکم کو نہیں پھیلائیں گے اور قرآن مجید کا یہ

www.SirateMustaqeem.net

جو مواصلاتی نظام اور صحافت کے لحاظ سے ہمارے لئے سبق ہے۔ اسکو پسِ پشت ڈالیں گے تو کیا ہوگا۔ ہمارے ہر گھر میں غیر کا جاسوس ہے۔ ہمارا بیٹا غیر کا جاسوس بن جائے گا۔ ہمارا بھائی غیر کا جاسوس بن جائے گا۔ یہ اسلام تو ایک راز اور ایک حقیقت ہے۔ اور یہ ایک سوز تھا جس کے لحاظ سے اتنا پہرہ ہونا چاہیے تھا۔ کہ پوری سلطنت میں کوئی ایک انسان بھی ایسا نہ ہو جو غیروں کا آلۂ کار بن کے باتیں کرتا پھرے۔ نتیجہ کیا بن گیا ہے۔ ہر محلے میں غیروں کے آلہ کار پیدا ہو گئے ہیں۔ بات چینل سے سنتے ہیں پھر آگے سنا دیتے ہیں کہ فلاں یہودی کی تقریر تھی۔ فلاں عیسائی یہ ریسرچ کر رہا تھا۔ فلاں یہ کہہ رہا تھا یہ وقت ہے سنبھلنے کا۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے غافل مسلمانو
تمہاری داستان تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

اگر آج اس پہ پہرہ نہ لگایا گیا۔ تو پھر بات بہت بگڑ جائے گی اور یہ صرف ہماری حکومت تک نہیں تمام مسلم حکمرانوں کو اس سلسلے میں توجہ کرنی چاہیے۔ آخر اللہ کے قرآن کی اس آیت کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا جا رہا ہے؟ اس کا کیا پس منظر سامنے رکھ کے کس لحاظ سے اس پہ عمل کر رہے ہیں؟ یہ آیت خاموش ہے اور لوگ اپنی من مانیاں کر رہے ہیں۔ گمراہ ہوتے جا رہے ہیں۔ لہذا سب سے پہلے امتِ مسلمہ کا جو حکمران ہے اس پہ لازم ہے۔ ایک تو وہ خود اسلام کے تابع ہو اور دوسرا غیروں کی جو سازشیں اور جو زہر دماغوں کو پاگل کرنے والا ہے۔ اس کو روک دیا جائے اپنی صلاحیتیں ملک کے سرمائے کو محفوظ کرنے کے لیے لگا دیا جائے اور اپنے وقار کو بحال کیا جائے خود اپنے قرآن کی طرف دیکھیں اور قرآن سے اپنی زندگی کے راستے تلاش کرتے چلے جائیں۔

محتشم سامعین حضرات!

اس سلسلہ میں ہمارے لیے جو بات اہم تھی آج ہی نہیں اس سے پہلے لوگوں

www.SirateMustaqeem.net

نے بھی اس کو محسوس کیا۔ علامہ اقبال نے اپنی ابلیس کی مجلس شوریٰ والی نظم لکھی تھی اس میں بھی اِسی بات کو پیش کیا تھا۔ کہ ابلیس کی جب میٹنگ ہوئی اور پارلیمنٹ کا جب اجلاس ہو رہا تھا اور سارے شتونگڑے بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ابلیس نے ایک ایجنڈہ سامنے رکھا تھا۔ کہنے لگا۔

یہ فاقہ کش موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو
فکرِ عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

یہ ابلیس کا ایجنڈہ تھا جس پہ آج عمل ہو رہا ہے اور مسلسل ہمیں بھی کچھ روشن خیال اس قسم کی روشن خیالی کے جام پلانا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو۔ وہ سرمہ ہماری آنکھ میں ڈال کے ہمیں اس طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ نہیں نہیں ہم اس بات کا عزم کیے ہوئے ہیں اور پوری قوم اس غیرت کی پوری طرح علمبردار ہے۔ ہمارے لیے سرمہ وہی کافی ہے جو خاک مدینہ نے اپنے منگتوں کو عطا فرما رکھا ہے۔

محتشم سامعین حضرات!

اقتصادی زبوں حالی کا چیلنج

اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کے فرامین کا جائزہ لیتے ہوئے اور قرآن مجید کی آیات اور موجودہ حالات کو سامنے رکھتے ہوئے جو دوسرا بڑا حملہ ہے وہ ہے اقتصادی زبوں حالی کی آڑ میں کہ مسلسل یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ مسلمان تو غریب ہوتا ہے۔ مسلمان فقیر ہوتا ہے۔ مسلمان کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ سارا ورلڈ بنک دیکھ لو۔ ہماری مختلف کمپنیاں اور ایجنسیاں اور سرمایہ کاروں کے مختلف نظام دیکھ لو۔ یہ ایک لقمہ حرص اور لالچ کا مسلم اُمہ کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ ایسی صورتحال میں بھی قرآن نے

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

ہمیں تنہا نہیں چھوڑا۔ آج سے صدیوں قبل اس کو بیان کر کے ارشاد فرما دیا تھا۔

سورۃ توبہ کی آیت نمبر 28 ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا

مشرک پلید ہیں۔ اسی سال کے بعد ہی نو ہجری کے بعد یہ مسجد حرام کے قریب نہیں آسکتے جب یہ اس وقت پابندی لگائی گئی تھی آج تو جتنے ہماری پاس ظاہری وسائل ہیں۔ اس وقت نہیں تھے۔ آج جتنا سرمایہ ہے جتنا کھانے کا سامان ہمارے پاس ہے۔ وہاں وہ جس وقت روزانہ جہاد کو نکلے ہوئے ہیں اور گھر پیسے سے خالی ہیں اور گھر میں روزانہ کھانے کے لیے پکتا ہی نہیں۔ ایک ایک کھجور پہ ہفتہ ہفتہ گذارہ کرتے ہیں۔ جب فوراً اس معاشرے میں یہ بات سامنے آئی اگر ہم بائیکاٹ کریں گے تو زندہ کیسے رہیں۔ تجارت بند ہو جائے گی مشرکین سے بائیکاٹ کے بعد ہمارا اقتصادی ڈھانچہ تباہ ہو جائے گا۔ جس وقت یہ سوچ کچھ لوگوں میں ابھر رہی تھی پکے لوگوں نے ہرگز اس کو قریب نہیں آنے دیا۔ لیکن جو نو مسلم تھے ان کے لحاظ سے یا منافقین کے لحاظ سے ایسی سوچ جب ابھر رہی تھی۔ اللہ نے اس آیت کا نزول فرما دیا۔ اگر سنو تو لگے گا جیسے اللہ نے آج اس آیت کا نزول فرما دیا ہو۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً

اگر تمھیں بھوکے کا خطرہ ہے۔ اگر تمھیں محتاجی کا خطرہ ہے کہ ہم نے فلاں سے دوستی کا ہاتھ نہ ملایا تو ہم بھوکے مر جائیں گے۔ وہ ہمیں کھانے کو کچھ نہیں دیگا۔ ہمارے پاس کچھ نہیں ہوگا۔ ہم اگر اسرائیل سے تعلقات نہیں بڑھاتے تو بھوکے ہو جائیں گے۔ انڈیا کے ساتھ نہیں بناتے تو بھوکے ہو جائیں گے۔ یہود و نصاریٰ کے

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

ساتھ دوستی کی پینگیں ہم نہیں بڑھاتے تو ہم بھوکے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً

اگر تمھیں بھوک اور احتیاجی کا خطرہ ہے۔ تو مومنو! جان رکھو ہم نے خزانے اپنے پاس رکھے ہیں۔ غیروں کو عطا نہیں کیے۔ مومن کی شان کیا ہے۔ قرآن اس کو سمجھاتا ہے۔

اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اِنْ شَآءَ

اگر تمھیں بھوک کا خطرہ ہے تو اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے فضل سے بے نیاز کر دے گا اگر اللہ نے چاہا کسی کے ورلڈ بینک کو دیکھنے کی ضرورت نہیں اور وائٹ ہاؤس کی طرف للچائی نگاہیں پھیرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ساتھ قید لگا دی ''ان شآء'' اگر اس نے چاہا تو وہ تمھیں مالدار بنا دے گا۔ تو تمھیں کام کرنا چاہیے باقی اللہ کی مشیت یہ چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر وہ ہمیں بھوکا دیکھنا چاہتا ہے تو ہمیں بھوک میں خوشی ہے اور اگر ہمیں مالدار دیکھنا چاہتا ہو تو ہمیں مالداری میں خوشی ہے۔ لیکن ہم وہ مال نہیں لینا چاہتے کہ جس سے بنک بیلنس تو بڑھ جائے اور ایمان کا بیلنس کم ہو جائے وہ مال مرد مومن کے لیے زوال ہے اور اس کے لیے ہلاکت ہے اور خسران ہے۔ اس واسطے خالق کائنات نے فرما دیا۔

اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً

سارا جو کائنات میں حال بنتا ہے وہ پیدا تمھارے رب نے کیا اور تقسیم تمھارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں۔ تو یہ آزمائش کے دن گذر جائیں گے اس کی وجہ سے اپنا قبلہ نہ بدل دو۔ اپنی جگہ ڈٹ کے قائم رہو۔ اللہ نے چاہا تو تمھیں یہیں گھر بیٹھے مالدار بنا دے گا۔ تم ہاتھ پہ ہاتھ دھر کے محنت نہ چھوڑ دو

www.SirateMustaqeem.net

رزق میں مصروف رہو۔ تمھیں غیر سے جا کے مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

"فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ" اللہ تمھیں غنی کر دے گا۔ یہ وعدہ اُس وقت بھی پورا ہوا۔ چند سال گزرے فتوحات کا دروازہ کھل گیا۔ وہ قیصر و کسریٰ کے خزانے اونٹوں پہ لاد کے مسجد نبوی میں لا کے ڈھیر کیا جا رہا تھا۔ تو یہ آیت بول رہی تھی کہ کل تمھیں گھر سے نکالا گیا تھا مگر تم نے جو مشرکوں سے بائیکاٹ کیا اس پر پکے رہے ہو۔ دیکھو وہ مال چل کے تمھارے قدموں میں آ گیا ہے۔

تو یہ قرآن ہمیشہ کیلئے اعلان کر رہا ہے۔ کہ کبھی اپنی پالیسیوں کو بناتے ہوئے اقتصادیات کے زیر دام آ کے اپنا قبلہ نہ بدلو اور ایمان کا سودا نہ کر لو۔ رب پوری کائنات میں جو رزق تقسیم کر رہا ہے وہ رب ہے ہی ہمارا جب چاہے گا خزانوں کے منہ ہمارے لئے کھول دے گا۔

یہود و نصاریٰ کے ڈر سے اُن کی دوستی

تیسرا بڑا فتنہ وہ ہے غیروں کی ٹیکنالوجی کی پاور اور اُن کا اسلحہ اس سے مرعوب ہو کے ہم اُن کی کسی بات کو رد نہ کریں۔ صرف اس خطرے سے اگر ہم نے اُن کی بات نہ مانی تو وہ ہمیں مار دیں گے۔ ہمیں جیتا نہیں چھوڑیں گے۔ ہمیں مار دیں گے۔

میرے رب کا قرآن بول رہا ہے۔ اے امت مسلمہ کے شیر کبھی بھی کسی کے اسلحہ سے ڈر کر کسی کی پاور سے مرعوب ہو کر اپنی بات کو بیان کرنا چھوڑ نہ دو۔ اپنے دین کے بارے میں گونگے نہ بن جاؤ۔ اپنا پیغام پیش کرتے رہو۔ اس زندگی سے ہزار بار موت افضل ہے۔ جو کلمہ حق کو بلند کرتے ہوئے آ جائے۔ اسلام کی حقانیت اور غیرت کا پیغام دیتے ہوئے۔ موت آ جائے۔ اس سے بڑی اور سعادت کیا ہو گی اور اس سے بڑی اور شہادت کیا ہو گی۔

اب دیکھو قرآن مجید نے اس فتنے کو خود بیان کر کے اس کا اسی وقت حل بھی پیش

فرمادیا تھا۔قرآن مجید کی یہ بھی حقانیت ہے کہ اس وقت جو باتیں بتائی تھیں وہ بالکل سامنے ہیں اور آج یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم وہ سیکھ لیں اور بغیر کسی الجھن کے غیر کو دیکھ کے سینہ تنگ نہیں ہونا چاہیے۔قرآن پڑھ کے بھوکے رہ کے بھی سینہ کھلا ہونا چاہیے۔

میرے رب کا کیا فرمان ہے۔جب یہ آیات نازل ہورہی تھیں۔

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اَوْلِيَاءَ

یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔اس وقت یہ آیات نازل ہوئی تھیں۔جب مسلمان تھوڑے سے تھے۔تو دوستی کی ضرورت زیادہ تھی۔آج کروڑوں ہیں مگر پھر بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمارا گذارہ نہیں ہوتا۔اگر گذارے کی بات ہے تو یہ اس وقت ضروری تھا۔لیکن اصل میں معاملہ گزارا ہونے یا نہ ہونے کا نہیں ہے۔اللہ نے لازم کردیا ہے کہ ایمان تب برقرار رہے گا جب تم میرا حکم مانو گے نہ تم یہودی کو دوست بنا سکتے نہ عیسائی کو

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ

وہ ایک دوسرے میں آپس میں دوست ہیں وہ تمھارے کبھی بھی دوست نہیں ہوسکتے آج کا فتنہ ہے ان کے لیے نرم گوشہ دلوں میں پیدا کرنا۔یہ کہنا کہ وہ بھی اہل کتاب ہیں ہم بھی اہل کتاب ہیں اب دیکھو ان کے بھی حقوق ہیں ہمارے بھی حقوق ہیں۔ہم کیوں لڑتے رہیں اُن سے کیوں الجھتے رہیں ان سے ہم کیوں ایسا کریں۔

اس طرح آہستہ آہستہ وہ بھی تو آخر اہل کتاب تھے ان کے لیے بھی کتاب آئی اور ان کے لیے بھی نبی آئے۔تو یہ تم نے پکا ویر لگا رکھا ہے کہ ہم نے ہر سلسلہ میں ان کی مخالفت ہی کرنی ہے۔ہر وقت یہی سوچتے رہتے ہو۔

جس میں بھی پیچھے بڑے سلسلے ہیں کئی تدبیروں کے اور سازشوں کے ہم جس وقت اس بات کو سنتے ہیں۔تو ہمارا قرآن ہمیں جواب دیتا ہے۔اے مسلمانو تم اپنے

www.SirateMustaqeem.net

منہ سے نہیں مجھے تلاوت کر کے انھیں شیشہ دکھادو۔ تلاوت قرآن پر تو کسی کو اعتراض نہیں ہوگا۔ مفتی کے فتوے پر عتاب ہوگا کہ تم نے یہ فتوی کیوں دیا۔ مفکر کی فکر قابلِ اعتراض ہوسکتی ہے۔ کہ تم نے صحیح سوچ کے یہ بات نہیں کی۔ لیکن بتاؤ قرآن مجید کے سب فیصلے تو اٹل ہیں اس نے واضح کہہ دیا ہے۔

لَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

مسلمانو یہ کبھی بھی نہ سمجھو کہ ہم تھوڑا سا مانیں گے تو وہ ہمیں چھوڑ دیں گے فرمایا جس وقت اول سے لیکر آخر تک سارے اسلام کو چھوڑ کر تم یہودی نہیں بن جاؤ گے اس وقت تک وہ تمھارا پیچھا کریں گے۔ تعاقب کریں گے۔ تم سمجھتے ہو کہ ایک دو نصاب میں تبدیلیاں کرلیں جہاد کی آیات نکال دیں تو وہ ہمیں چھوڑ دیں گے۔

لَنْ تَرْضٰی

ہرگز وہ راضی نہیں ہوں گے۔ ''حتی تتبع ملّتھم '' یہاں تک تم ان کی ملّت کی پیروی شروع کردو۔ اور فرمایا

قَالَتِ الْیَهُوْدُ یَدُاللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ

یہ قرآن بولتا ہے کہ یہودیوں نے کہا کہ اللہ کے ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں۔ تو اللہ فرماتا ہے۔

غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ

میرے نہیں ان کے ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں۔ میرے تو دن رات ہاتھ سخاوت کررہے ہیں۔ بخشش کررہے ہیں۔ اب ہم یہ قرآن پڑھیں تو ہمیں کوئی کہے کہ تم یہودیوں کو گالیاں دے رہے ہو سوچ کے بولو۔ خطرہ بڑا ہے ماردیں گے۔ تو ہم ایسی زندگی نہیں چاہتے۔ جو قرآن سے خاموش ہوکے ہمیں زندگی گزارنی پڑے ایسی زندگی ہی مومن کی شان ہے جب قرآن نے ان کو گالی دی ہے۔ تو ہم بھی پڑھ کے ضرور یہ حق ادا کریں گے کہ

www.SirateMustaqeem.net

جس شخص نے اللہ کے ہاتھوں پر تنقید کی ہے کہ اللہ کے ہاتھ معاذ اللہ باندھے جا چکے ہیں۔ ہم اللہ کا فرمان سنائیں گے کہ یہودیو ہم نہیں ہمارا رب تمھیں یہ فرما رہا ہے۔

اس واسطے رسولِ اکرم ﷺ نے یہ موقف پیش کیا۔

تو یہ آیات بھی ساتھ موجود تھیں اور آج کا پورا منظر آیت میں موجود ہے۔ میرے رب کا کیا خوبصورت فرمان ہے۔

اللہ تعالیٰ المائدہ کی آیت نمبر ۵۲ میں ارشاد فرماتا ہے۔

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ

تم ان لوگوں کو دیکھو گے جن کے دلوں میں بیماری ہے۔

يُسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ

وہ یہود و نصاریٰ سے دوستی میں بڑی تیزی کریں گے۔

جن کے دلوں میں بیماری ہے ان کو تم دیکھو گے وہ دوستی میں بڑی تیزی کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں بڑے بے چین ہیں۔ کہ کب یہودی ہم سے معانقہ کرے اور کب ہمیں ملنے آجائے۔ عیسائی کے ساتھ ملنے میں بڑی تیزی دکھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ عذر پیش کریں گے۔

يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰى اَنْ تُصِيْبَنَا دَائِرَةٌ

وہ کہیں گے ہم ان پر نرم پالیسی اس لئے اپنا رہے ہیں۔ اگر ہم نے نہ بنائی تو وہ ہمیں مار دیں گے۔ نخشیٰ ہم ڈرتے ہیں ان تُصِيْبَنَا دَائِرَةٌ کہ ہم پہ حملہ ہو جائے گا ایٹم چل جائے گا۔ ہم تباہ برباد ہو جائیں گے۔

اے قرآن تیری صداقتوں کو سلام کرتا ہوں۔ آج سے صدیوں قبل جو تو نے باتیں بتائیں تھیں آج کے بہت سے نام نہاد اُمت کے لوگ یہی آج بہانہ بنا رہے تھے۔ ان کو پتہ نہیں قرآن نے یہ چوری پہلے پکڑ لی تھی اور اسکی اطلاع بھی امت کو عطا کر دی تھی۔

www.SirateMustaqeem.net

ہم اس واسطے نرم رویہ رکھتے ہیں یہود و نصاریٰ سے دوستی چاہتے ہیں۔ کہ ہم نے دوستی نہ کی تو ہمیں خطرہ ہے ہم پہ حملہ ہو جائے گا اور ملک سارا لٹ جائے گا اور ہماری ساری صلاحتیں رائیگاں چلی جائیں گی اور ہمارا سارا ڈھانچہ تباہ ہو جائے گا۔

جس وقت یہ بات سامنے آ رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت بیان کر کے فرما دیا۔

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بِالْفَتْحِ

فرمایا میرے بندو ڈرنے کی کوئی بات نہیں وہ تمھیں کھا نہیں جائیں گے۔ قریب ہے اللہ تمھیں فتح عطا فرما دے گا۔

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بِالْفَتْحِ

قریب ہے اللہ فتح لے آئے

اَوْ اَمْرٌ مِّنْ عِنْدِهٖ

یا اس کے علاوہ کوئی اپنا حکم لے آئے۔

فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ

پھر وہ لوگ منہ چھپائیں گے جو آج کہتے ہیں اگر ہم نے یہ دوستی نہ کی تو ہم پر حملہ ہو جائے گا۔ فرمایا جب اسلام بپھرے ہوئے شیر کی طرح نکلے گا۔ تو پھر یہ لوگ جو آج ناکام فلسفے گھڑ رہے ہیں۔ منہ چھپا رہے ہونگے اور اسلام کے شیر سر اٹھا کے گردن ہٹا رہے ہونگے اور بتا رہے ہونگے کہ ہم نے اپنا قبلہ نہیں بدلا۔ اللہ نے ہمارے لئے زمانہ بدل دیا ہے اور یہ دن اللہ کے فضل سے ان شاء اللہ ضرور آئے گا۔ ہم نے یہ چھوٹی چھوٹی من گھڑت موشگافیاں کے پیچھے پڑ کے قرآن چھوڑ سکتے ہیں۔ نہیں نہیں اس قرآن نے ہمارے سارے فیصلے مکمل کیے ہوئے ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں ان تمام چیلنجز کا اپنے زور یقین کیساتھ جواب دینا ہے۔

میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی واضح فرما دیا تھا۔ جو بیہقی کی حدیث جو شروع میں مَیں نے پیش کی ہے۔ جب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ وقت آ جائیگا

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

کہ میری اُمت پلیٹ کی طرح ہوگی اور سارے کھانے کیلئے جھپٹ رہے ہوں گے۔ ایک پلیٹ کے لیے سارے اکٹھے ہوں گے تو صحابہ کرام نے پوچھا اور یہ بھی سعادت ہمیں کہ پوچھتے وقت انکا جو عقیدہ تھا، آج ہمارا بھی وہی عقیدہ ہے صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایک غیب کی بات پوچھ لی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایسے حالات پیدا کیوں ہو جائیں گے۔ کیا خوبصورت سوال تھا کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ

وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ

کیا اس وقت ہم تھوڑے ہو جائیں گے۔ یعنی اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمہ گو بہت تھوڑے ہونگے۔ کہ جہاں ان کو پلیٹ سمجھا جائے گا۔ کیا مسلم اُمّہ کی کمیونٹی تھوڑی ہوگی۔ میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشاہدہ دیکھو

رسول اکرم ﷺ نے کیا جواب دیا۔ فرمایا

بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ

میرے صحابہ تم تھوڑے نہیں ہوگے اس وقت میری امت اب سے بھی بڑی ہوگی۔ جتنے صحابہ تم ہو تم سے کہیں زیادہ اس وقت کروڑوں اربوں کی تعداد میں میری اُمت کے لوگ موجود ہونگے۔

پوچھا یارسول اللہ ﷺ اتنے ہوتے ہوئے پلیٹ بن جائیں گے کیوں ایسا ہوگا۔ پہلا غیب کا معاملہ بتا دیا۔ غیب کی خبر دے دی۔ جب دوسرا سوال ہوا کہ ایسا پھر ہوگا کیوں۔ اتنے کروڑوں کی تعداد میں ہو کے پلیٹ کی طرح سامنے پڑے ہونگے اور دشمن ان کو چاٹ رہے ہونگے۔ تم مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کر رہے ہو ٹی وی کی سکرین پر جو عراقیوں سے کیا جا رہا ہے اور جو افغانستان میں ہو رہا ہے اور جو کشمیر میں ہو رہا ہے کیسے پلیٹ کی طرح چاٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جس وقت رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہوں گے تو بہت زیادہ مگر جھاگ کی طرح بن چکے ہونگے

www.SirateMustaqeem.net

www.SirateMustaqeem.net

"لٰكِنَّكُمْ غُثَآءٌ" كَغُثَآءِ السَّيْلِ" فرمایا اے صحابہ وہ تمھارے جیسے شیر نہیں ہونگے وہ انسان تو ہونگے مگر جھاگ جیسے ہونگے جیسے سیلاب کی جھاگ ہوتی ہے ایسی امت بن جائے گی۔ ہائے افسوس یہ سوچنے کا مقام ہے کہ وہ وقت آ گیا کہ ہم جھاگ بن گئے اور اس وقت سے نشاندہی کر دی گئی۔ پلیٹ کی طرح غیروں کے سامنے پڑے ہیں اور ہماری فوجیں بھی ہیں ہمارے حکمراں بھی ہیں اتنی کمیونٹی ہمارے پاس موجود ہے اور اس کے باوجود ہماری یہ صورتحال ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے صحابہ سے فرمادیا کہ وہ جھاگ کی طرح ہونگے اگرچہ بہت زیادہ ہونگے مگر پکے نہیں ہونگے۔ صحابہ تم تو تھوڑے بھی ہزاروں پہ غالب آجاتے ہو۔ وہ جھاگ کی طرح ہونگے اور کیسی صورتحال ہوگی۔

وَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ

فرمایا فرق اتنا رہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت کے مسلمانوں کا رعب دشمنوں کے دلوں سے نکال دے گا اور مسلمانوں کے دلوں میں دشمن کا رعب ڈال دے گا۔ صورتحال دیکھ لو چشم کشا تبصرے۔

رسول اکرم ﷺ نے وہ بات کتنی پہلے بیان کی۔ جو ہم تمھید سے بیان کر کے آئے ہیں کہ کیسٹ بدل جائے گی۔ وہ دل کا کیسٹ کہ جس میں جو دشمن ہے ان کے دلوں میں جو اسلام کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ خوف ان کے دلوں سے نکل جائے گا اور مسلم اُمّہ پر خوف طاری ہو جائے گا۔

فرمایا کروڑوں ہو کے جب جھاگ ہونگے تو پھر پلیٹ ہی بن جائیں گے میرے صحابہ بہت سے لوگ موجود ہونگے آپ ﷺ نے فرمایا وہن آجائے گا وہن سب سے بڑا خطرہ ہوگا وہن کا مرض لگ جائے گا۔ اے میرے صحابہ میرے غلاموں کو یہ پیغام پہنچادو کہ قیامت آجائے لیکن وہن کو نہ آنے دیں وہن کو دور رکھیں۔ یہ وہن وہ مرکزی سپرنگ ہے جس پر آج کی صورتحال کا مدار ہے کہ سرکار فرمارہے ہیں وھن

www.SirateMustaqeem.net

وھن بالکل قریب نہ آنے دو۔ پوچھا گیا یارسول اللہ ﷺ

وَمَا الْوَھْنُ

وہ وہن کیا چیز ہے کہ آپ فرمارہے ہیں وہ وہن سے جھاگ بن جائیں گے اور وہن سے کمزور ہو جائیں گے وہن کیا چیز ہے۔ تو میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمارہے تھے۔

حُبُّ الدُّنْیَا وَ کَرَاھِیَۃُ الْمَوْت

وہن یہ ہے کہ میری امت کے لوگ دنیا سے پیار کریں گے اور موت سے نفرت کریں گے۔

صحابہ آج تمھیں موت پیاری لگتی ہے اسلام کے لیے اس وقت جس وقت طُلیحہ اسدی کے خلاف جنگ ہورہی تھی رسول اکرم ﷺ کے وصال کے فوراً بعد جنگ ہورہی تھی۔ اس کے ساتھی مسلسل مارے جارہے تھے۔ صحابہ اس جھوٹے مدعی نبوت کے ساتھیوں کو تہہ تیغ کررہے تھے۔ اس نے اجلاس بلالیا آخر وجہ کیا ہے۔ یہ تھوڑے سے آئے ہوئے تمھیں ماررہے ہیں تو اس کے ایک جھوٹے امتی نے کہا بات صرف اتنی ہے کہ ہم میں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ میرا بھائی مرے میری باری بعد میں آئے۔ لیکن جو ہمیں مارنے آئے ہوئے ہیں ان کا کمال شوق ہے ہر ایک چاہتا ہے۔ میری باری پہلے آئے میرے دوست کی باری بعد میں آئے۔ یہ جذبہ ان لوگوں میں موجود تھا۔

آج اس کی کمی ہوگئی ہے۔ یہ وھن آگیا ہے لہذا ہمیں ان چیلنجز کا جواب دینے کے لیے وہن کو دور کرنا ہے اور وہن کو دور رکھنا ہے۔ جس وقت وھن دور ہو جائے گا سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

ہمارا مسئلہ کوئی اقتصادیات کا نہیں۔ ہمارا مسئلہ ورلڈ بنک کا نہیں ہمارا مسئلہ محض ایٹم کا نہیں۔ محض ٹیکنالوجی کا نہیں ہم اسے جانتے ہیں۔ اس کی حیثیت ہے مگر خدا کی قسم ایمان کے مقابلے میں اسے کچھ بھی نہیں مانتے۔ یہ ایمان کا ضمنی شعبہ ہے ایمان کے تابع ہے۔ ہمیں اس میدان میں بھی ترقی کرنی چاہیے غیروں کی بھیک نہیں مانگنی

www.SirateMustaqeem.net

چاہیے مگر ایٹمی طاقت ۔لینے اور ٹیکنالوجی کے حصول کے لیے اگر ایمان دینا پڑ جائے تو ہمیں ایسی ٹیکنالوجی کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تنہا انسان بغیر کسی اسلحے کے بھی اپنا کردار ادا کرسکتا ہے۔ لیکن جب اسلحہ چاہیے تو پھر ٹیکنالوجی کے شعبے میں بھی ترقی ضرور چاہیے، ٹیکنالوجی کے سر پر جھنڈا اسلام کا لہراتا ہوا نظر آنا چاہیے۔

آج کی گفتگو میں ابھی تمہیدی مراحل تھے ہمارا محدود وقت ختم ہوتا جارہا ہے۔ میں اپنی گفتگو کو اس امید پر ختم کررہا ہوں میرے رب کا قرآن میں فرمان ہے

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَاَمَّا مَايَنْفَعُ النَّاس وفَيَمْكُثُ فِيْ الْاَرْضِ

فرمایا ایک حق پرست ہیں جو نیچے آرام سے پانی کی طرح بہہ رہے ہیں اور یہ جواوپر تم کو نظر آرہا ہے یہ امریکہ کا جھاگ ہے۔ یہ دوسری قسم کا جھاگ کہ جس وقت مسلمان اپنے جھاگ کا علاج کرلیں گے تو وہ حقیقت بن جائیں گے یہ جھاگ ہے اس کی برتری نہ مان لو اسکا کلمہ نہ پڑھ لو اس کے چکر نہ لگاؤ اس کے ترانے نہ گاؤ وہ جھاگ ہے بھاگ جائے گا۔ بالیقین بالاخران شاءاللہ یہ نیچے خاموشی سے بہنے والا پانی ہی زمین کا وارث بن جائے۔ (انشاءاللہ)

آسمان ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
پھر ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیغام سجود
پھر جبیں خاک حرم سے آشنا ہوجائے گی
شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

☆☆☆

www.SirateMustaqeem.net